آج کے چند اہم تقاضے

از

فضیلۃ الشیخ عبد السلام سلفیؔ حفظہ اللہ

(صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی)

[خطاب بتاریخ: ۴/رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ، مطابق ۲۸/اپریل ۲۰۲۰ء]

تفریغ

الطاف الرحمن ابو الکلام سلفیؔ

صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی

شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، وأشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله۔

أما بعد:

● کورونا کی وبا سے ہم مزید نصیحت حاصل کرنے والے بنیں:

محترم قارئین! کورونا وائرس کی اس وبا سے آج دنیا کا کا سارا نظام تہہ و بالا ہو گیا ہے، اس سے مرنے والوں کی تعداد دو لاکھ سے زیادہ اور متاثرین کی تعداد تیس لاکھ سے زیادہ بتائی جا رہی ہے، صحیح تعداد کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔

آج ان حالات میں جہاں مسلمان دنیا کے تمام خطوں میں اپنے رب سے رجوع ہے، عاجزی کر رہا ہے، اپنے گناہوں سے توبہ کر رہا ہے، اور نجات کا سوال کر رہا ہے۔ وہیں صورت حال یہاں تک پہونچ چکی ہے کہ آج دنیا کے کچھ بڑے لوگ بھی مسلمانوں سے یہ درخواست کر رہے ہیں کہ آپ حضرات رمضان کے مہینے میں اپنی عبادتیں اور بڑھالیں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کی وہ اس وبا سے ہمیں جلد سے جلد نجات دے دے۔

اِس صورتحال میں اِس مبارک مہینہ کو پانے کے بعد ہمارے اوپر یہ تقاضہ اور بڑھ جاتا ہے کہ ہم اس مہینہ میں اس وبا سے مزید نصیحت حاصل کرنے والے بنیں، اور اس سے نجات کے لئے اللہ تعالی سے خوب دعائیں کریں۔

● اس مبارک مہینے کو غنیمت سمجھیں:

دینی بھائیو! رمضان کا یہ مبارک مہینہ اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہمارے لیے .بہت بڑا چانس ہے،

یہ غنیمت کا موسم ہے، لہذا ہم اس مبارک مہینے کو غنیمت سمجھیں، اس سے بھرپور فیض اٹھانے اور بہرہ ورہونے کی کوشش کریں، نیز اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت حاصل کرنے کی کوشش کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت میں ہم محروم ہو جائیں، اور غفلت کی وجہ سے ہم اللہ کے غضب کے مستحق ہو جائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ ہمارے لئے حصولِ تقوی کا مہینہ بنایا ہے، اور اس نے ہمیں اس بات کی تاکید اور تنبیہ بھی کی ہے کہ اگر تم اس مہینے کے خیر اور رحمت سے بے نیاز ہو گئے تو تم میری رحمتوں سے دور کر دئے جاؤ گے، اسی لیے پیارے نبی ﷺ نے بہت تاکید فرمائی ہے۔

● روزہ صرف کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں:

اس ماہِ مبارک میں اس کے فضائل ومحاسن سے بہرہ ور ہونے کے لئے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم صرف یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے تو ہم نے روزے کا حق ادا کر دیا ہے، نہیں، پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں: ''صوم- جسے ہم اپنی عرف اور اپنی زبان میں روزہ کہتے ہیں- یہ صرف کھانا، پینا چھوڑنے کا نام نہیں ہے، درحقیقت یہ صوم؛ لغو اور بکواس گیری چھوڑنے کا اصل نام ہے''[1]، اس لیے اس بات کا خیال رکھیں۔

اسی طرح دیکھئے نبی ﷺ نے امت کو کس طرح تلقین فرمائی ہے کہ: ''جب تم میں کا کوئی روزہ دار ہو تو اس کا کام یہ ہے کہ وہ روزے میں خصوصیت کے ساتھ فحش کلامی سے بچے، فحش عمل سے بچے، اور اسی طرح بے تکی، زور زور آوازیں بلند کرنے سے بچے، کیونکہ یہ روزہ کو خراب کرنے والی چیز ہے''[2]۔

دینی بھائیو! ماہِ رمضان اور اس کی عبادتوں کی ہمارے دلوں میں اہمیت اور عزت ہونی چاہئے،

---

[1] قال رسول الله ﷺ: ''مَن لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ والعَمَلَ به والجَهْلَ، فليسَ لِلَّهِ حاجَةٌ أنْ يَدَعَ طَعامَهُ وشَرابَهُ''۔ [صحيح البخاري ٦٠٥٧]

[2] قال رسول الله ﷺ: '' وإذا كانَ يَوْمُ صَوْمِ أحَدِكُمْ فلا يَرْفُثْ ولا يَصْخَبْ''۔[صحيح البخاري: ١٩٠٤]

اِسی احساس کے ساتھ اِس ماہ کی عبادتوں کو بہتر سے بہتر طور پر انجام دینے کی کوشش کریں۔

پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں: ''اگر کوئی تمہیں گالی گلوچ دے، تم سے لڑائی جھگڑا کرنے پر آمادہ ہو جائے، تو تم اس سے ایک بار نہیں دو بار کہو کہ میں تو روزے سے ہوں'' [۱]۔

یعنی میں تمہاری جیسی حرکت نہیں کرسکتا، اس طرح اس کو غنیمت سمجھ کر کے اس کی برکات سے فیضیاب ہونے کی فکر اور کوشش کرنی چاہیے۔

● اپنے آپ کو قرآن سے وابستہ کریں:

اسی طرح ہمیں یہ بھی سمجھنے کی ضرورت ہے اور تذکیر کے لئے یہ بات کہی جارہی ہے کہ رمضان کا مہینہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا، اللہ تعالیٰ نے قرآن کو اس مہینہ میں اتار کر کے اس کو شرف بخشا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی پسندیدہ، محبوب اور بے مثال عبادات کے لئے منتخب فرمایا، اس ماہ کو صوم کا مہینہ قرار دے دیا، اس میں اللہ تعالیٰ نے روزے کو جس طرح اپنی محبوب عبادت بتائی ہے، ہم سب کو اس کی فکر کے ساتھ اس بات کو عام کرنے کی ضرورت ہے کہ درحقیقت یہ رمضان روزے کا مہینہ ہے، قرآن کا مہینہ ہے، قرآن اور رمضان کا آپس میں بڑا گہرا رشتہ ہے۔

اس مبارک ماہ کے سلسلے میں پیارے نبی ﷺ کا اسوہ ہمارے سامنے رہنا چاہیے، سلف کا اسوہ ہمارے سامنے رہنا چاہیے، آپ ﷺ کا اس مبارک مہینہ میں قرآن کریم کے ساتھ کیا معمول تھا، اپنا اسوہ آپ نے ہمارے لیے پیش فرمادیا ہے، وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اس مہینہ میں قرآن کا ورد کرتے

---

[۱] قال رسول الله ﷺ: ''الصِّيامُ جُنَّةٌ فلا يَرْفُثْ ولا يَجْهلْ، وإنِ امْرُؤٌ قاتَلَهُ أوْ شاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إنِّي صائِمٌ مَرَّتَيْنِ''۔[صحیح البخاري: ۱۸۹۴]

تھے، دَور کرتے تھے، حضرت جبریل کو سنایا کرتے تھے [۱]۔

اور اسی طرح ہمارے سلف کا بھی یہ طریقہ تھا کہ وہ رمضان میں اپنی ان تمام مشغولیات اور معمولات سے الگ ہو کر کے- جو ان کے عام طور پر گیارہ مہینوں میں ہوا کرتے تھے- اپنے آپ کو قرآن پاک سے وابستہ کر لیتے تھے، لہذا ہمارا بھی یہی طریقہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو قرآن سے وابستہ کریں۔

ہمارے اہل علم حضرات، اور وہ سفراء حضرات جو اپنے اداروں اور تنظیموں کے تعارف اور تعاون کے لیے اِس ماہ میں نکلا کرتے تھے، اور ہمارے حفاظ، عزیز بچے، جو ہزاروں کی تعداد میں مساجد میں تراویح پڑھاتے تھے، ان سے بھی میں یہ کہوں گا کہ آپ اس لاک ڈاوَن کے پیریڈ میں اِس وقت کو اِس پہلو سے غنیمت سمجھیں کہ آپ فرصت کے اِن ایام میں قرآن سے اپنا رشتہ بہت مضبوط کر سکتے ہیں۔

اگر ہمارے عزیز حفاظ آج مساجد میں نماز تراویح میں قرآن نہیں سنا رہے ہیں، تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کے لیے موقع نہیں رہ گیا، ان کے لیے آج بھی موقع میسر ہے، وہ اس طور پر کہ کثرت سے حفظ اور کثرت سے دَور کریں، اور اپنے اپنے گھروں میں اہل خانہ کو تراویح پڑھا کر کے وہ اُس عمل کو وہ زندہ رکھ سکتے ہیں جو مسجدوں میں کیا کرتے تھے۔ اور کثرت کے ساتھ دَور کرتے رہیں۔

● سستی وکاہلی کی بنا پر قرآن کو بھلا دینا گناہِ کبیرہ ہے:

بڑے افسوس کی بات ہے کہ حفاظ کی ایک بہت بڑی تعداد حفظ کرنے کے بعد یہ دیکھا جاتا اور مانا جاتا ہے کہ وہ قرآن کو بھلا دیتے ہیں، ہمارے عزیزوں کو اور حفاظ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ قرآن کو یاد کرنے

---

[۱] كانَ النبيُّ ﷺ أجْوَدَ النّاسِ، وأَجْوَدُ ما يَكونُ في رَمَضانَ، حِينَ يَلْقاهُ جِبْرِيلُ، وكانَ جِبْرِيلُ عليه السَّلامُ يَلْقاهُ في كُلِّ لَيْلَةٍ مِن رَمَضانَ، فيُدارِسُهُ القُرْآنَ، فَلَرَسولُ اللَّهِ ﷺ أجْوَدُ بالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ۔ [صحیح البخاري:۳۵۵۴، واللفظ له، صحیح مسلم:۲۳۰۸]

کے بعد دنیاداری میں مشغول ہو کر کے، سستی اور کاہلی کی بنا پر بھلا دینا یہ گناہِ کبیرہ ہے، اس پر بڑی وعید ہے۔ اس لئے اس کا خیال رکھنا چاہیے اور آج ہمارے پاس جو یہ وقت میسر ہے کہ ہم بہت ساری بیرونی مشغولیات سے بچ کر کے لاک ڈاؤن کے ضابطوں کی پابندی اور پالن کرتے ہوئے ہم اپنے گھروں میں ٹھہرے ہوئے ہیں تو ہمیں قرآن کے ساتھ بالخصوص ہمارے حفاظ کو خصوصیت کے ساتھ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔

● رمضان المبارک جود و کرم کا مہینہ ہے:

اسی طرح میں یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں یہ مبارک مہینہ جود و کرم کا مہینہ ہے، سخاوت و فیاضی کا مہینہ ہے، یہ مہینہ انفاق فی سبیل اللہ کے حوالے سے ہمارے لئے اس ناطے بہت اہم ہے کیونکہ پیارے نبی ﷺ رمضان میں عام طریقوں سے ہٹ کر کے کثرت سے خرچ کرتے تھے، آپ کی فیاضی عام مہینوں میں بھی عام تھی، آپ تو ایسے ہی بہت بڑے فیاض تھے ﷺ لیکن آپ کی فیاضی رمضان کے مہینے میں اس طرح تھی کہ کہا جاتا ہے کہ جیسے چھوٹ کر کے ہوا چلے اور سب کو سیراب کرے، اس طرح آپ کی فیاضی رمضان کے مہینے میں تھی۔ [صحیح البخاري: ۳۵۵۴، صحیح مسلم: ۲۳۰۸]

الحمدللہ اہل خیر حضرات اور اسی طرح عام لوگ اپنی اپنی حیثیتوں کے مطابق اس رمضان کے مبارک مہینے میں خرچ کرتے ہیں، خرچ کیا کرتے تھے، آج لاک ڈاؤن اور اسی طرح تالابندی اور کرفیو کے حالات میں لوگ کثرت کے ساتھ، اجتماعی اور انفرادی طور پر غریبوں اور بے روزگاروں کی مدد میں لگے ہوئے ہیں، بالکل یہ بہت اہم کام ہے لیکن ایسے وقت میں جو عام طور پر مکاتیب و مدارس کے لئے ہمارے پروگرام ہوا کرتے تھے، ملی تنظیموں اور اپنی محبوب اور نمائندہ جمیعتوں کے لیے ہماری جو ترتیبات ہوا کرتی تھیں، ہمیں ان کے تعاون کے سلسلے میں اپنے پچھلے طریقے

اور ریکارڈ سے اور آگے بڑھ کر کے آنا چاہیے، جیسے ہم لاک ڈاؤن میں ایک دوسرے کی خبر گیری میں آگے آئے یہ ہمارا خوش آئند عمل رہا، قابل صد آفرین عمل رہا، اور یہ جاری رہنا چاہیے۔

● انسانی جان بچانے سے زیادہ اہم دین وایمان کے مشن کو بچانا ہے:

دینی بھائیو! ہم لوگوں کی زندگی بچانے کے لیے، انہیں خوراک اور راشن فراہم کرنے، اور ان کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں، لیکن اس موقع پر ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح جان اور زندگی بچانا بہت اہم ہے، اس سے زیادہ اہم ہے کہ دین وایمان کے مشن کو بچایا جائے، کیونکہ اگر جان اور زندگی بچالی گئی اور دین وایمان نہیں بچایا جاسکا تو ہم نے بہت بڑا نقصان کیا، ہم حقیقت میں کچھ نہیں بچاسکے، اس لئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔

دین اور مشن کے متعلق ہمارے غیور حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ اس مشن کی حفاظت کتنا اہم ہے، انہیں مزید سمجھنا چاہیے۔

اس سلسلے میں ہمارے اسلاف کا طریقہ ہمارے سامنے ہونا چاہئے، حضرت عبد اللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ یہ امت کے بہت بڑے محدث، امام اور فقیہ ہیں، ان کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک موقع پر فضیل بن عیاض سے کہتے ہیں: ''لَولاکَ وأصحابُکَ ماتجرتُ''[1]۔ اے فضیل اگر تم اور تمہارے ساتھی نہ ہوتے (یعنی تم علماء اور طلباء نہ ہوتے) تو میں کاروبار اور تجارت نہیں کرتا، میں کاروبار اس لئے کرتا ہوں تا کہ تم پر خرچ کرنے کے لئے ہمارے پاس ذریعہ ہو، ہمارے پاس مال ہو۔

اور ان کا طریقہ یہ تھا کہ وہ علماء اور طلباء پر اپنے مال کا بیشتر حصہ خرچ کرتے تھے، وہ اس کی اہمیت جانتے تھے، کیونکہ وہ جہاں ایک بہت بڑے تاجر تھے وہیں ایک بہت بڑے عالم وفقیہ بھی تھے،

---

[1] تاریخ بغداد: ۱۰/ ۱۵۷

وہ یہ سمجھتے تھے کہ علم پر، اہل علم پر، طلباء پر، مشن پر، مسلکِ حق پر، مسلکِ سلف پر خرچ کرنا کتنا اہم ہے، اسی لیے وہ یہ کام ترجیحی بنیاد پر کرتے تھے[۱]۔

● علماء حق کا مقام سمجھو اور ان سے جڑے رہو، ورنہ بدعتی بن جاؤ گے:

علماء اور طلباء کے ساتھ ہمارا تعلق کتنا اہم ہونا چاہئے، اس کو اجاگر کرتے ہوئے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”كن عالمًا، أو متعلمًا، أو محبًا، أو متبعًا، ولا تكن مِنَ الخامس فتهلِك“۔ یا تو تم عالم ہو جاؤ، یا تو تمہیں طالب علم ہونا چاہیے، یا تم ان سے محبت کرنے والے بنو، یا تم ان کے بیان کردہ شرعی طریقے کی پیروی کرنے والے بنو، ان کی ہدایت اور تعلیم و تربیت کے طریقہ پر چلنے والے بنو، اور انہوں نے فرمایا کہ پانچواں تم مت بنو، حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ یہ پانچواں نہ بننے کی جو نصیحت کی ہے اس سے کون مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا وہ مبتدع ہے، یعنی تم بدعتی نہ بن جاؤ[۲]۔

اس کا مفہوم یہ ہے اگر تم عالم نہیں بنے، متعلم نہیں بنے، ان سے محبت کرنے والے نہیں بنے، ان کی شرعی اور دینی ہدایتوں پر عمل کرنے والے نہیں بنے، تو لازم ہے کہ تم بدعتی بن جاؤ گے اس لیے اس سے بچو۔

لہذا اس مشن اور نظام کو مستحکم کرنے کے لئے ہم سب کو اس موقع پر فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

---

[۱] قال حِبّانُ بْنُ مُوسى: عُوتِبَ ابْنُ المُبارَكِ فِيما يُفَرِّقُ المالَ فِي البُلْدانِ، ولا يَفْعَلُ فِي أهْلِ بَلَدِهِ، فَقالَ: ”إنِّي لَأعْرِفُ مَكانَ قوم، لَهُمْ فَضْلٌ وصَدْقٌ، وطَلَبُوا الحَدِيثَ فَأحْسَنُوا الطَّلَبَ لِلْحَدِيثِ، حاجَةُ النّاسِ إلَيْهِمْ شَدِيدَةٌ وقَدِ احْتاجُوا، فَإنْ تَرَكْناهُمْ ضاعَ عَلْمُهُمْ، وإنْ أغْنَيْناهُمْ بَثُّوا العِلْمَ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَلا أعْلَمُ بَعْدَ النُّبُوَّةِ دَرَجَةً أفْضَلَ مِن بَثِّ العِلْمِ“۔ [شعب الایمان للبیهقي:۱۶۲۶، تاریخ بغداد:۱۰/۱۵۸]

[۲] المدخل إلی علم السنن للبیهقي ت عوامة:۲/۶۹۲

● علماء ومدرسین اور دیگر موظفین کو ان کی تنخواہ دینے میں کوتائی نہ کریں:

ہمیں اس موقع پر اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ جو ہمارے مدارس ومکاتب اور دینی تنظیموں میں علماء، مدرسین، دعاۃ اور دیگر موظفین کام کرتے ہیں ان کو اس لاک ڈاؤن پیریڈ میں ان کی تنخواہیں دینے میں کسی بھی طرح کی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے، علماء کے سلسلے میں اور اسی طرح دینی مشن سے جڑے ہوئے لوگوں کے سلسلے میں ابھی آپ نے پڑھا کہ کتنا اہتمام کیا جاتا تھا۔

یقیناً ذمہ داران، ٹرسٹیان، مدارس کے نظماء اور اسی طرح مسئولین کے سامنے اِن حالات میں مشکلات ہیں، لیکن پکے ارادے سے صحیح بنیادوں پر کوششوں سے جس طرح ہم بہت سارے مسائل سے نمٹ رہے ہیں، نبرد آزما ہیں اور حل کر رہے ہیں یہاں بھی ان شاء اللہ ہم حل کر لیں گے، یہ ہماری ذمہ داری ہے۔

اگر ہم مشکلات میں ہیں تو اپنے بڑوں سے، اہل خیر سے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے رابطہ کریں، کوشش کریں، اللہ تعالیٰ آسانی پیدا فرمائے گا، ایسے ہی دیگر اداروں اور میدانوں میں جو لوگ بھی ہمارے ماتحتی میں کام کرتے تھے، ہم سب کو بالخصوص اپنی ماتحتی میں کام کرنے والوں کا اس موقع پر دھیان دینا چاہئے اور اُن کی تنخواہوں کے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

● اہل علم کے دروس سے استفادہ کریں:

اس مناسبت پر آخری بات میں یہ کہوں گا کہ ہم جہاں رمضان میں رمضان کی مسنون عبادت میں لگے رہتے تھے آج بھی اللہ کے فضل سے لگے ہیں، عام طور پر رمضان سے متعلق جتنی عبادتیں ہیں ہم اپنے گھروں میں رہ کر کے ان کو انجام دے رہے ہیں، فرائض ونوافل ہیں، تراویح ہے، تلاوت قرآن ہے، ذکر واذکار ہیں اور اسی طرح اپنے گھروں سے خرچ کرنے کا نظام ہے، ہم ان سب کے

ساتھ اللہ کے فضل سے جڑے ہوئے ہیں۔

لیکن ان سب کے باوجود ایک بہت بڑا مسئلہ ہم سے چھوٹا جارہا ہے، وہ یہ کہ ہماری مساجد میں جو دروس قرآن کے حلقے چلتے تھے، رمضانیات سے متعلق جو ہمارے علماء اور طلباء کے محاضرات چلتے تھے، اس سے ہم محروم ہو گئے ہیں، لیکن اللہ کے فضل سے ہم اس سے بھی محروم نہیں ہو سکتے اگر ہم اس پر توجہ دیں۔

آج ملک اور بیرون ملک کے ہمارے ممتاز ومعتبر اور مستند علماء، ہمارے قابل فخر اہل علم، ہمارے بزرگوں اور ہمارے نوجوانوں کے آن لائن دروس چلتے ہیں، آپ ان کے دروس سے فائدہ اٹھانے کے لیے شب و روز میں گھنٹہ دو گھنٹہ کا وقت مقرر کریں اور اپنے اپنے گھروں میں سوشل میڈیا کے ذرائع سے -جو ہمیں عام طور پر میسر ہے- ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں، یہ چانس ہے، دنیا کا ترقی یافتہ نظام بھی ہمارے لئے اس پہلو سے ایک چانس ہے کہ آج رمضان کے لاک ڈاؤن میں بھی ہم اپنے گھروں میں بیٹھ کر کے جب کہ ہم مساجد کے تمام اجتماعی برکتوں سے دور ہو گئے تو ہم اپنے گھروں میں ان برکتوں کو اللہ کے فضل سے جمع کرنے والے ہیں، اس طرح اس حلقے کا بھی ہم فائدہ اور اس کی برکت حاصل کر سکتے ہیں، ہمیں اس کا اہتمام کرنا چاہیے، یہ وقت کا تقاضہ ہے، اس لیے میں اس کی آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں، اور میں اپنے آپ کو اور آپ کو بھی اپیل کرتا ہوں کہ ہم سب اہل علم کے دروس سے استفادہ کریں۔

علم کے حریص دینی بھائیو! تفصیلی درس سننے میں اکتائیں نا، آج آدمی یہ چاہتا ہے کہ مختصر سا درس ہو، منٹ دو منٹ کا درس ہو، جس میں ایک ایک دو دو مسئلے بیان کئے جائیں، یقیناً ٹھیک ہے، لیکن جہاں تفصیلی دروس ہوتے ہیں اپنے وقت کو بچا کر کے ان کے لیے بھی فارغ کرنا چاہیے، کیونکہ

جب تفصیل سے ہم کسی موضوع پر درس سنتے ہیں؛ وہ چاہے قرآن کا درس ہو، رمضان کے مسائل کا درس ہو، یا حالات حاضرہ سے متعلق بیان ہو، تو ہمیں آسودگی حاصل ہوتی ہے، اس لیے اس بات کا اہم خیال رکھیں۔

آخر میں دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین یہ مبارک مہینہ جو ہمیں میسر ہوا ہے، تو نے ہمیں اس مبارک مہینے کو عطا فرما ہے، اے اللہ! اس مبارک مہینے سے تو ہمیں زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق دے، زیادہ سے زیادہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے مشقتیں اٹھانے کی ہم سب کو توفیق دے۔ اور اے اللہ! یہ وبا جو تو نے دنیا پر مسلط کیا ہے اور دنیا جس سے نجات کے لئے آج اس موڑ پر پہنچ گئی ہے کہ وہ مسلمانوں سے بھی اپیل کرنے کے لیے آگے آئی ہے تو اے اللہ! تجھ سے دعا ہے اور تجھ سے عاجزی وانکساری کے ساتھ یہ درخواست ہے کہ اس وبا سے دنیا کو نصیحت دینے کے ساتھ ساتھ دنیا کو جلد از جلد اس وبا سے نجات دے دے اور عافیت عطا فرما دے۔

وآخر دعوانا أن الحمدلله رب العالمين